© rasailojaraid.com

برصغیر میں اصلاحی تحریک کا پیش رو علامہ اقبال

(محمد سعید الرحمٰن شمس، مدیر نصرۃ الاسلام کشمیر)

ماضی قریب کی تاریخ میں عالم عرب میں تین شخص ایسے ہیں جنہیں عرب دنیا میں اصلاحی تحریک کا ہیرو یا بطلِ جلیل قرار دیا جاسکتا ہے۔ یہ بزرگ ہیں سید جمال الدین افغانی، شیخ محمد عبدہٗ، اور شیخ عبدالرحمٰن الکواکبی۔ بلاشبہ مصر، شام، الجزائر، تیونس اور مغرب میں اور لوگ بھی ان کے متبعین پیدا ہوگئے ہیں تاہم متذکرہ صدر بزرگوں کے مقابلہ میں ان کا معیار اور ان کی حیثیت نقل کے برابر ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ [illegible] ب میں تین [illegible] [illegible] شخصیات پیدا ہوئیں۔ جبکہ توقع بے شمار [illegible] تعداد [illegible] تھی۔ اس [illegible] نزدیک یہ ہے کہ وہ اسلامی [illegible] کا آغاز [illegible] سید جمال الدین [illegible] کیا تھا۔ اس کی حرارت [illegible] دیگر [illegible] اور [illegible] باعث ختم ہوچکی تھی جس [illegible] ہماری [illegible] ان [illegible] کر رہ گئیں۔ اور بقول اقبال ؎

نہ اٹھا پھر کوئی رومی عجم کے لالہ زاروں میں
وہی آب و گلِ ایران، وہی تبریز ہے ساقی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

البتہ جہاں تک غیر عالم عرب کا تعلق ہے تو اس میں متعدد شخصیات پیدا ہوئی ہیں جنہیں اصلاح و بہبود کا ہیرو یا لیڈر قرار دیا جاسکتا ہے۔ انہیں شخصیات میں شاعرِ مشرق علامہ محمد اقبال ہیں۔ آپ عالم اسلام میں [illegible]لامی اور اصلاحی تحریک کے ایک ممتاز علمبرداروں میں ہیں اور اسی لئے [illegible] کے افکار و نظریات برصغیر کے باہر بھی بڑی حد تک اثر انداز ہوئے۔

[illegible] کی ایجابی خصوصیات:۔

[illegible] اقبال کی ایجابی یا مثبت خصوصیت حسب ذیل ہیں۔ علامہ [illegible] سے پہلے مغربی ثقافت اور تمدن کو بخوبی پہچانتے تھے [illegible] اور [illegible] کی افکار و خیالات کا پورا درک اور گہرا مطالعہ [illegible] [illegible] کہ خود مغربی دنیا آج آپ کو بحیثیت مفکر [illegible] قبول کرتی ہے۔

[illegible] تھا [illegible] گروہ [illegible] مغربی تمدن و ثقافت [illegible] ت کے بھی [illegible] بہرہ ہے [illegible] مسلمان [illegible] (DEOLOGY) [illegible] مسلمانوں کو [illegible] سے مغرب [illegible] ثقافت [illegible] کا [illegible] کی خصوصیت

[illegible] محمد عبدہ [illegible] ہندوستان [illegible] سید [illegible] مرحوم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی طرح مسلمانوں کی اقتصادی، سیاسی اور اجتماعی مشکلات کے حل پر اس طرح سوچ بچار کرتے تھے، کہ یہ حل اسلام کے کسی اصول یا حکم سے ٹکرانے نہ پائے۔ غالباً اسی لیے اقبال کے افکار کا مرکز اسلام کے دو اہم مسائل اجتہاد اور اجماع تھا۔ اقبال اسلام میں اجتہاد کو متحرک عمل مانتے تھے اور اس کا اختتام محض ائمہ اربعہ یعنی امام اعظم ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد ابن حنبلؒ، تک ہی محدود نہیں سمجھتے تھے۔

اقبال کی چوتھی ایجابی یا مثبت خصوصیت یہ ہے کہ مغربی ثقافت کے طالب علم ہونے کے برعکس آپ ایک معنوی شخص کے حامل تھے، اور اس تعلق سے آپ عرفان اور نفسیات کا ایک عمیق اور گہرا عنصر رکھتے تھے۔ اس حقیقت کے پیش نظر اقبال ذکر و فکر، عبادت و مراقبہ، ذاتی محاسبہ اور سب سے آخر مراتب سلوک و تصوف کو جسے آج کل کے مغرب زدہ لوگ "نفسیاتی تکلیف" کہتے ہیں۔ سب سے زیادہ اہمیت دیتے تھے۔ اس قسم کے بعض مسائل اقبال نے اپنی مشہور انگریزی تصنیف "دینی افکار کا احیاء" میں قدرے تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے، اقبال مذہب کی نشاۃ ثانیہ کے تفکر کو اسلامی معنویت اور روحانیت کے بنا پر ایک غیر مفید کارنامہ یا عمل گردانتے تھے۔

علامہ اقبال علاوہ متذکرہ صدر خصائص کے، ایک مرد فعال اور مجاہد بھی تھے۔ اسی چیز کے پیش نظر عملی طور پر انہوں نے استعماریت اور جاگیردارانہ نظام کے خلاف بھرپور جہاد کیا، آزادی کے حق اور غلامی کی مذمت میں منظومات اقبال کے اسی نظریے کی حمایت اور تائید کرتی ہیں۔

علامہ اقبال نے اپنی شاعرانہ قدرت اور صلاحیت کو اسلامی نقطۂ نظر سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی تقویت اور مضبوطی میں صرف کیا، غالبؔ اسی حقیقت اور امر واقعی کے پیش نظر دیگر شعراء مثلاً الکمیت الاسدی حسان ابن ثابت الانصاریؓ اور دعبل بن علی الخزاعی کی طرح شیخ عبدالرحمٰن الکواکبی کے محمود شعراء میں تعریف دتحسین قرار پاتے ہیں۔ غالباً اسی حقیقت کے پیش نظر اقبال کے متعدد اشعار ور نغمات جو انقلاب کے بارے میں ہیں زبان اردو میں، عربی اور فارسی زبانوں میں ترجمہ ہو چکے ہیں۔ اقبال کے جوشیلے اشعار کا آج بھی مسلمانوں کے متوسط طبقہ میں شدید اثر ہے۔

فلسفۂ خودی :-

اقبال ایک فلسفہ کا بھی مالک ہے جسے فلسفۂ خودی یا فلسفۂ ذات کہتے ہیں۔ اس فلسفہ کے تحت اقبال اس بات کا معتقد ہے کہ مشرقی اسلام نے اپنا اسلامی تشخص کھو دیا ہے۔ اور اس لئے از سر نو اس کے حصول کی ضرورت ہے، اس کے خیال میں فرد کبھی متزلزل شخصیت کے مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے اور بعض وقت اسے بالکل گنوا کر ذات سے دور جا پڑتا ہے اسلئے اجنبی ہو جاتا ہے اور نہ دوسروں کو اپنی جگہ قرار دیتا ہے اس موقعہ پر اس کی مثال مولانا روم کے اس قول کی ہو جاتی ہے۔" دوسروں کی زمین مکانی بناتا ہے۔ اور بجائے اس کے کہ کام مکمل کرے دوسروں کے عمل میں جٹ جاتا ہے"۔

اقبال کے مطابق معاشرہ یا سماج بھی ایک جذبہ یا شخصیت کا مالک ہے۔ یہ بھی فقدانِ تشخص کے مرض میں مبتلا ہو کر خودی یا ذات پر ایمان کھو بیٹھتا ہے۔ اور یہ مرض سے عدم احترام اور عزت نفس کی گم شدگی کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

برصغیر میں اصلاحی تحریک کا پیش رو علامہ اقبال

(محمد سعید الرحمن شمس، مدیر نصرۃ الاسلام کشمیر)

ماضی قریب کی تاریخ میں عالم عرب میں تین شخص ایسے ہیں جنہیں عرب دُنیا میں اصلاحی تحریک کا ہیرو یا بطلِ جلیل قرار دیا جاسکتا ہے۔ یہ بزرگ ہیں سید جمال الدین افغانی، شیخ محمد عبدہ، اور شیخ عبدالرحمٰن الکواکبی۔ بلاشبہ مصر شام، الجزائر، تیونس اور مغرب میں اور لوگ بھی ان کے متبعین پیدا ہوگے ہیں تاہم متذکرہ صدر بزرگوں کے مقابلہ میں ان کا معیار اور ان کی حیثیت نفی کے برابر ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ عالم عرب میں یہی تین قابلِ ذکر شخصیات کیوں پیدا ہوئیں۔ جبکہ توقع بے شمار اور لا تعداد ابطال کی تھی۔ اس کا اہم سبب ہمارے نزدیک یہ ہے کہ وہ اسلامی تحریک جس کا آغاز سید جمال الدین اسد آبادی نے کیا تھا۔ اس کی حرارت داہمیت دیگر متعصب اور تنگ نظر رہنماؤں کے باعث ختم ہوچکی تھی جس کے باعث ہماری تو جہات ان تین شخصیات پر مرتکز رہ گئیں۔ اور بقول اقبال کے

نہ اٹھا پھر کوئی رومی عجم کے لالہ زاروں میں
وہی آب و گلِ ایران، وہی تبریز ہے ساقی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

البتہ جہاں تک غیر عالم عرب کا تعلق ہے تو اس میں متعدد شخصیات پیدا ہوئی ہیں جنہیں اصلاح و بہبود کا ہیرو یا بطل قرار دیا جاسکتا ہے، انہیں شخصیات میں شاعر مشرق علامہ محمد اقبال ہیں ۔ آپ عالم اسلام میں اسلامی اور اصلاحی تحریک کے ایک ممتاز علمبرداروں میں ہیں اور اسی لئے آپ کے افکار و نظریات برصغیر کے باہر بھی بڑی حد تک اثر انداز ہوئے ۔

اقبال کی ایجابی خصوصیات :-

علامہ محمد اقبال کی ایجابی یا مثبت خصوصیت حسب ذیل ہیں ۔ علامہ اقبال سب سے پہلے مغربی ثقافت اور تمدن کو بخوبی پہچانتے تھے اس کے فلسفیانہ اور معاشرتی افکار و خیالات کا پورا درک اور گہرا مطالعہ تھا اور یہ شناخت اس حد تک تھی کہ خود مغربی دنیا آج آپ کو بحیثیت مفکر اور بلند پایہ فلسفی کے قبول کرتی ہے ۔

اقبال کا دوسرا امتیاز یہ تھا کہ اگر وہ ایک جانب مغربی تمدن و ثقافت پر کامل عبور اور درک رکھتے تھے لیکن ساتھ ہی ساتھ اس بات کے بھی قائل تھے کہ یورپ انسان کامل کے علم اور صحیح تصور سے قطعی بے بہرہ ہے اس کے برعکس اقبال کا خیال تھا کہ صرف مسلمان اس نظریہ یا ادراک ([illegible]) کے حامل ہیں اس حقیقت کے پیش نظر اقبال اگر ایک طرف مسلمانوں کو مغربی علوم و فنون کی تحصیل کی دعوت دیتے ہیں تو دوسری جانب اسے مغرب زدگی اور مغرب کے عجیب و غریب عقائد و افکار سے محترز رہنے کی بھی تلقین کرتے ہیں ۔

علامہ محمد اقبال مصر کے شیخ محمد عبدہ یا ہندوستان کے سر سید مرحوم

© rasailojaraid.com